اکائی - 3 علم البدیع

اکائی کے اجزاء

3.1 مقصد

3.2 تمہید

3.3 جناس یا تجنیس اور اس کی قسمیں

3.4 تشابہ اطراف

3.5 تصدیر

3.6 سجع اور اس کی قسمیں

3.7 تشریع

3.8 قلب

3.9 التزام

3.10 عکس

3.11 مواربہ

3.12 موازنہ و مماثلت

3.13 ایہام یا توریہ اور اس کی قسمیں

3.14 طباق یا تضاد اور اس کی قسمیں

3.15 تاکید مدح شبہ ہجو و تاکید ہجو شبہ مدح

3.16 تناسب یا مراعات نظیر اور ایہام تناسب

3.17 مشاکلہ

3.18 ارصاد

3.19 استخدام

3.20 لف ونشر اور اس کی قسمیں
3.21 جمع ،تفریق اور تقسیم
3.22 تجرید اور اس کی قسمیں
3.23 مبالغہ اور اس کی قسمیں
3.24 توجیہ، تجاہل عارف اور قول بالموجب
3.25 اقتباس
3.26 تضمین و تلمیح
3.27 عقد و حل، تشبیب یا حسن ابتدا
3.28 براعت استہلال، براعت طلب
3.29 گریز یا حسن تخلص، حسن انتہا یا حسن اختتام
3.30 خلاصہ
3.31 نمونے کے امتحانی سوالات
3.32 سفارش کردہ کتابیں

3.1 مقصد

اس اکائی کے مطالعہ سے آپ یہ جان سکیں گے کہ علم البدیع کیا ہے، لفظی یا معنوی اعتبار سے جملوں اور عبارتوں میں کیا محاسن ہوتے ہیں، کلام میں لفظی اور معنوی خوبیاں پیدا کرنے کے لئے علماء بلاغت نے کیا طریقے بتائے ہیں، محسنات لفظیہ اور محسنات معنویہ کسے کہتے ہیں، پھر ان میں سے ہر ایک کی کتنی اقسام ہوتی ہیں، ان کی تفصیلات اس اکائی میں بیان کی گئی ہیں، جن کو پڑھنے کے بعد آپ اس لائق ہوسکیں گے کہ ادباء کی عبارتوں کی لفظی و معنوی خوبیوں اور عیوب کو سمجھ سکیں۔

3.2 تمہید

علم البدیع علم بلاغت کی اہم شاخ ہے، اس اکائی میں اسی پر گفتگو کی جائے گی، اور یہ بیان کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ کلام کو مختلف لفظی یا معنوی خوبیوں سے آراستہ کرنے کو علم بدیع یا بدائع اور صنائع کہتے ہیں، اس علم سے کلام کو مزین کرنے اور خوش نما بنانے کا سلیقہ آتا ہے، یعنی اس علم کی

بدولت سجع، تجنیس، ترصیع، توریہ اوراسی قبیل کے دوسرے محاسنِ کلام کے ذریعہ کلام کو آراستہ کیا جاتا ہے، یہ وہ علم ہے جس کی بدولت یہ معلوم ہوتا ہے کہ کلام یا تحریر میں شستگی اور شگفتگی کس طرح پیدا ہوتی ہے، اس مقصد کے لیے اپنائے گئے تمام طریقوں کو صنائع یا محسنات کہا جاتا ہے، اور یہ طریقے صرف حسن کلام کے لیے اپنائے جاتے ہیں یعنی ان کے استعمال نہ کرنے سے کلام کی صحت پر کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن اگر انہیں استعمال کیا جائے تو کلام کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے۔اور یہ کہ اس علم میں دو چیزیں موضوع بحث ہوتی ہیں: (1) محسّنات لفظیہ (2) محسّنات معنویہ، محسنات لفظیہ یعنی وہ طریقے جن سے لفظی خوبصورتی پیدا کی جائے اور محسنات معنویہ یعنی وہ طریقے جن سے معنوی خوبصورتی پیدا کی جائے، نیز آپ یہ بھی معلوم کرسکیں گے کہ اس علم کو حاصل کرنے کے بعد عربی زبان کی چاشنی کیسی دوچند ہو جاتی ہے، ہم اس کا مطالعہ اس مقصد سے کریں کہ ہم بھی فصیح عربی کو سمجھنے، اس میں بات کرنے اور لکھنے کی لیاقت پیدا کرسکیں۔

3.3 جناس یا تجنیس

3.3.1 جناس کی تعریف

علماء بلاغت اس کی تعریف یوں کرتے ہیں: "الجِناسُ أن يتشابهَ اللفظانِ في النُّطقِ ويختلفانِ في المعنى، وهو نوعان:

(1) تام: وهو ما اتفق فيه اللفظان في أمور أربعة هي: نوع الحروف، وشكلها، وعددها، وترتيبها.

(2) غير تام: وهو ما اختلف فيه اللفظان في واحد من الأمور الأربعة المتقدمة.

یعنی دو لفظوں کا تلفظ میں مشابہ اور معنی میں مختلف ہونا "تجنیس" کہلاتا ہے، اور اسے "جناس" بھی کہتے ہیں، اس کی دو قسمیں ہیں:

(1) تام (2) غیر تام۔

3.3.2 تام

وہ تجنیس ہے جس میں دونوں لفظ حروف کی نوعیت، ہیئت، عدد اور ترتیب میں متفق ہوں، اس کی چار قسمیں ہیں:

(1) مماثل (2) مستوفی (3) متشابہ (4) مفروق

3.3.3 مماثل: وہ تجنیس تام ہے جس میں دونوں لفظ ایک ہی نوعیت کے ہوں، یعنی دونوں اسم ہوں، یا دونوں فعل ہوں، یا دونوں حرف ہوں، جیسے: "روزگار" بہ معنی زمانہ، اور "روزگار" بہ معنی پیشہ، اور جیسے شاعر نے کہا ہے:

لم نلْقَ غَيْرَكَ إنساناً يُلاذُ به — فلا برحتَ لعين الدهر إنساناً

(ہم تیرے علاوہ کسی ایسے انسان سے نہیں ملے جس کی پناہ لی جائے، تو ہمیشہ زمانہ کی آنکھوں کی پتلی بنا رہا۔)

پہلا انسان "بشر" کے معنی میں ہے، اور دوسرا "آنکھوں کی پتلی" کے لئے ہے۔

اور جیسے قرآن مجید میں ہے: ﴿ويومَ تَقومُ الساعةُ يُقسِمُ المجرمونَ ما لَبِثوا غيرَ ساعةٍ﴾ (الروم :55)۔ آیت کریمہ میں پہلی "ساعة" سے مراد قیامت ہے، اور دوسری "ساعة" سے مراد گھڑی اور وقت ہے، اور ظاہر ہے کہ دونوں لفظ ایک ہی نوعیت کے ہیں، یعنی دونوں اسم ہیں، لہذا یہ "تجنیس تام مماثل" ہے۔

3.3.4 مستوفی: وہ تجنیس تام ہے جس میں دونوں لفظ ایک نوع کے نہ ہوں، بلکہ دونوں مختلف ہوں، جیسے ''دِیا'' بہ معنی چراغ، یہ اسم ہے؛ اور ''دیا''، یعنی کوئی سامان دیا؛ یہ ''دینا'' مصدر سے فعل ماضی ہے، اور جیسے شاعر کا یہ شعر:

فَدارِهم ما دُمتَ في دارِهِم وأرضِهِم ما دُمتَ في أرضِهم

(جب تک تو ان کی بستی میں رہے تو تو ان سے اچھا برتاؤ رکھ اور جب تک ان کی زمین میں رہے تو تو ان کو راضی رکھ۔)

3.3.5 متشابہ: وہ تجنیس تام ہے جس میں ایک لفظ مفرد، اور دوسرا مرکب ہو، نیز دونوں ایک ہی طرح لکھے جاتے ہوں، جیسے شاعر کا قول ہے:

إذا مَلِكٌ لم يَكُن ذا هِبَهْ فدَعه فدَولتُه ذاهِبَهْ

(جب کوئی بادشاہ داد و دہش والا نہ ہو، تو اسے چھوڑ دو؛ کیونکہ اس کی سلطنت ختم ہونے والی ہے۔)

3.3.6 مفروق: متشابہ کے برعکس دونوں لفظ ایک طرح نہ لکھے جاتے ہوں، جیسے شاعر کا یہ قول:

كُلُّكُم قدْ أخذَ الجامَ ولا جامَ لَنا ماالَّذي ضَرَّ مُديرَ الجامِ لَوْ جامَلَنا

(تم میں سے ہر ایک نے جام لے لیا اور ہمیں جام نہ ملا، اگر وہ ساقی ہم سے اچھا سلوک کرتا تو اس کا کیا نقصان ہوتا۔)

3.3.7 غیر تام

وہ تجنیس ہے جس میں دونوں لفظ تام کے برعکس، حروف کی نوعیت ہیئت، عدد اور ترتیب میں سے کسی ایک میں مختلف ہوں، اس کی درج ذیل قسمیں ہیں:

3.3.8 محرف: وہ تجنیس غیر تام ہے جس میں دونوں لفظ صرف حروف کی ہیئت میں مختلف ہوں؛ جیسے ''سَحَر کا سِحر چل پڑا''؛ یعنی صبح کا جادو چل پڑا۔ اس مثال میں لفظ ''سَحَر'' اور ''سِحر'' ایک ہی نوع کے ہیں، کیوں کہ دونوں اسم ہیں؛ اسی طرح دونوں کے حروف کا عدد، اور ترتیب ایک طرح کے ہیں؛ مگر ان حروف کی ہیئت ایک نہیں، بل کہ مختلف ہے؛ جیسا کہ حرکت و سکون سے ظاہر ہے۔ اور جیسے: ''جُبَّةُ البُرْدِ جُنَّةُ البَرْدِ'' (اونی جبہ سردی کے لئے ڈھال ہے)۔

3.3.9 مطرف: وہ تجنیس غیر تام ہے جس میں دونوں لفظ صرف حروف کی تعداد میں مختلف ہوں؛ بہ ایں طور کہ ایک کی بہ نسبت دوسرے کے شروع میں کوئی حرف زیادہ ہو جیسے قرآن مجید میں ہے: ﴿والتفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ إلى ربِّك يومئذ المَسَاق﴾(القيامة:29)، آیت کریمہ میں ''ساق'' کی بہ نسبت ''مساق'' کے شروع میں حرف ''میم'' زائد ہے۔ اور جیسے یہ شعر:

إنْ كا فِراقُنا مَعَ الصُّبح بَدَا لا أسفَرَ بَعْدَ ذاكَ صُبحٌ أَبدا

(اگر صبح ہوتے ہی ہمارے درمیان جدائی ہونے والی ہے تو خدا کرے اس کے بعد کبھی صبح ہی طلوع نہ ہو۔)

3.3.10 مذیل: مطرف کے برعکس ایک لفظ کی بہ نسبت دوسرے لفظ کے آخر میں کوئی حرف زائد ہو، جیسے شاعر کا یہ شعر:

ويَمُدُّون مِنْ أيدٍ عَواصٍ عَوَاصِمِ تَصُولُ بِأسيافٍ قَوَاضٍ قَوَاظِبِ

(وہ لڑائی کے لئے بازو بڑھاتے ہیں، جو دشمنوں پر لاٹھی چلانے والے اور رفقاء کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ ایسی تلواروں سے حملہ

کرتے ہیں جو فیصلہ کرنے والی اور کاٹنے والی ہیں۔)

3.3.11 مضارع: وہ تجنیس غیر تام ہے جس میں دونوں لفظ کے حروف مختلف ہوں، مگر وہ قریب المخارج ہوں؛ جیسے لفظ ''خار'' اور ''عار'' اسی طرح لفظ ''بحر'' اور ''بہر''۔ ان مثالوں میں ''خ'' اور ''ع'' اسی طرح ''ح'' اور ''ہ'' مختلف حروف ہیں، مگر قریب المخارج ہیں۔ جیسے قرآن پاک میں ہے: ﴿وهُـم يَنهَونَ عَنهُ وَيَنئَونَ عَنهُ﴾ (المائدة :26)۔ ظاہر ہے کہ "ينهون" اور "يَنئَون" میں ''ھ'' اور ''ء'' کا فرق ہے، اور یہ دونوں حروف قریب المخارج حروف حلقی میں سے ہیں۔

3.3.12 لاحق: مضارع کے برعکس دونوں لفظوں کے مختلف حروف قریب المخارج نہ ہوں، جیسے لفظ ''رنگ'' اور ''سنگ''؛ اسی طرح لفظ ''شاہ'' اور ''شاذ''؛ ظاہر ہے کہ ''ر'' اور ''س''؛ اسی طرح ''ہ'' اور ''ذ'' مختلف حروف ہیں، اور قریب المخارج بھی نہیں ہیں۔ اور جیسے قرآن پاک میں ہے: ﴿وإنَّـهُ عَـلـى ذلك لَشَهيـدٌ وإنه لِحُبِّ الخَيرِ لَشَديدٌ﴾ (العاديات: 7،8)۔ آیت کریمہ میں "لشهيد" اور "لشديد" میں ''ھ'' اور ''د'' مختلف حروف ہیں، اور دونوں قریب المخارج بھی نہیں۔

3.3.13 جناس قلب: وہ تجنیس غیر تام ہے جس میں دونوں لفظ صرف حروف کی ترتیب میں مختلف ہوں؛ خواہ یہ اختلاف ترتیب وار ہو یا بلا ترتیب؛ جیسے ''کان، ناک'' اور ''رفیق، فریق''۔ اسی طرح عربی میں "نَيل،لين" اور "ساق، قاسِ"۔ اور جیسے قرآن کریم میں ہے: ﴿وَرَبَّكَ فَكَبِّـرْ﴾ (المدثر:3)۔ ظاہر ہے کہ آیت کریمہ میں دونوں لفظ حروف کی ترتیب میں مختلف ہیں؛ کیوں کہ پہلے میں حروف کی جو ترتیب ہے، دوسرے میں بالکل اس کے برعکس ہے، لہذا اسے الٹا یا سیدھا، جس طرح سے پڑھیں حاصل ایک ہی ہے۔

معلومات کی جانچ

1- جناس کی تعریف کیا ہے؟

2- جناس کی کتنی قسمیں ہیں اور کیا کیا؟

3- مماثل اور مستوفی کسے کہتے ہیں؟

3.4 تشابہ اطراف

محسنات لفظیہ کی یہ دوسری صورت ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ نثر میں پہلا جملہ جس لفظ پر ختم ہو؛ اسی سے دوسرا جملہ شروع کیا جائے، یعنی ایک ہی لفظ ایک ہی جملہ کے آخر میں؛ اور دوسرے جملہ کے شروع میں رکھا جائے۔ اسی طرح نظم میں پہلا مصرع، یا پہلا شعر جس لفظ پر ختم ہو؛ اسی سے دوسرے مصرع؛ یا دوسرے شعر کا آغاز کیا جائے، بہ الفاظ دیگر ایک ہی لفظ کو ایک مصرع؛ یا شعر کے آخر میں؛ اور دوسرے مصرع؛ یا شعر کے آخر میں لایا جائے؛ جیسے قرآن میں ہے: ﴿مَثَلُ نورِهِ كَمِشكاةٍ فيها مِصباحٌ، المِصباحُ في زُجاجةٍ، الزُّجاجةُ كأنَّها كَوكَبٌ دُرِّيٌّ﴾ (النور:35)، اور جیسے شاعر کا قول ہے:

إذا نَزَلَ الحَجّاجُ أرضاً مريضةً   تَتَبَّعَ أقصَى دائِها فَشَفاها

غُلامٌ إذا هَزَّ القَناةَ سَقَاها　　　شَفَاها مِنَ الداَّءِ العُضالِ الذي بِها

(جب حجاج کسی بیار بستی میں پہنچتا ہے تو اس کی آخری بیاری کو تلاش کر لیتا ہے پھر اسے شفا دیتا ہے۔ لاعلاج بیاری سے جو اسے لگی ہے، ایک ایسا لڑکا جب نیزہ کو حرکت دیتا ہے تو اسے سیراب کر دیتا ہے۔)

معلومات کی جانچ

1-تشابہ اطراف کسے کہتے ہیں؟

3.5 تصدیر

محسنات لفظیہ کی یہ تیسری صورت ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اشعار میں کسی لفظ کو درج ذیل مختلف صورتوں سے مکرر لایا جائے؛ مثلاً: جس لفظ سے پہلا مصرع شروع ہو اسی پر دوسرا مصرع ختم ہو۔ جیسے شاعر کا قول ہے:

سَريعٌ إلىَ ابنِ العَمِّ يَلْطِمُ وجهَه　　　وليسَ إلىَ داعي النَّدىَ بِسَريعِ

(وہ آدمی اپنے چچا زاد بھائی کے چہرہ پر طمانچہ مارنے میں بہت تیز ہے۔ حالانکہ بخشش مانگنے والے کی طرف تیز نہیں ہے۔)

واضح رہے کہ تصدیر کی مذکورہ صورتیں نثر میں بھی جاری ہوتی ہیں؛ جیسے قرآن پاک میں ہے: ﴿وتَخشَى النَّاسَ واللّٰهُ أحَقُّ أنْ تَخْشَاهُ﴾ (الأحزاب:37)۔ظاہر ہے کہ آیت کریمہ "تخشی" سے شروع اور "تخشی" ہی پر ختم ہے۔

معلومات کی جانچ

1- تصدیر کسے کہتے ہیں؟

3.6 سجع اور اس کی قسمیں

محسنات لفظیہ کی یہ چوتھی صورت ہے، جس کا مطلب ہے؛ دو فقروں یا دو مصرعوں کا آخری حرف میں موافق ہونا: یعنی دونوں فقروں، یا دونوں مصرعوں کا آخری حرف ایک طرح کا ہو؛ چنانچہ جس لفظ کے آخری حرف میں یہ موافقت ہوگی، نثر میں اسے ''فاصلہ'' کہتے ہیں؛ اور نظم میں اسے ''قافیہ'' کہتے ہیں۔

علماء اس کی تعریف یوں کرتے ہیں: "السَّجعُ تَوَافُقُ الفاصِلَتَين في الحرف الأخير، وأفضلُه ما تساوَتْ فِقَرُه"۔

اس کی تین قسمیں ہیں: (1) مطرف　(2) متوازی　(3) مرصع یا ترصیع

3.6.1 سجع مطرف: نثر یا نظم میں جن دو لفظوں کے آخری حرف میں موافقت ہو، وہ دونوں لفظ وزن میں مختلف ہوں؛ جیسے قرآن پاک میں ہے: ﴿مالَكُمْ لا ترجونَ لِلّٰهِ وَقاراً وقد خَلَقَكم أطْواراً﴾ (نوح:13)۔ آیت کریمہ میں "وقارا" اور "أطوارا" کا آخری حرف یکساں ہے، مگر دونوں کا وزن مختلف۔

3.6.2 متوازن: دونوں لفظ: یعنی نثر میں فاصلہ، اور نظم میں قافیہ ہم وزن ہوں؛ بقیہ دوسرے الفاظ ہم وزن نہ ہوں؛ جیسے جیسے قرآن میں ہے: ﴿والنَّجمِ إذا هَوىٰ، ماضَلَّ صاحبُكُم وما غَوىٰ﴾ (النجم:2)۔ آیت کریمہ میں "ھویٰ" اور "غویٰ" ہم وزن ہیں، مگر دوسرے الفاظ ہم وزن نہیں۔

3.6.3 مرصع یا ترصیع: دونوں فقروں، یا دونوں مصرعوں کے فاصلے اور قافیے کے ساتھ دوسرے تمام یا اکثر الفاظ ہم وزن ہوں؛ جیسے قرآن کریم میں ہے: ﴿إنَّ الأبرارَ لَفِي نعيمٍ وإنَّ الفُجّارَ لَفِي جَحِيمٍ﴾ (الانفطار:13)۔

معلومات کی جانچ

1- سجع کسے کہتے ہیں؟

2- سجع مطرف کیا ہے؟

3.7 تشریع

محسنات لفظیہ کی یہ پانچویں صورت ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ شعر میں دو، یا دو سے زائد قافیوں کو استعمال کیا جائے، کہ اگر کسی کو حذف کر دیا جائے تب بھی شعر مکمل رہے۔ جیسے شاعر کا قول ہے:

یا أیُّها المَلِكُ الذي عَمَّ الوَرَى ما فِيُ الكِرامِ له نظيرٌ يُنظَرُ

لو كان مثلُكَ آخَرَ في عَصرِنا ما كان في الدنيا فقيرٌ مُعسِرُ

(اے وہ بادشاہ! جس کی سخاوت مخلوق پر عام ہے، سخی لوگوں میں جس کی کوئی مثال نہیں دیکھی جاتی، اگر تیرے مانند دوسرا اور بادشاہ ہمارے زمانہ میں ہوتا تو دنیا میں کوئی تنگ دست فقیر باقی نہ رہتا۔)

ان چاروں مصرعوں کے آخری قوافی کو محذوف کر دیا جائے تب بھی مندرجہ ذیل درست اشعار باقی رہیں گے:

یا أیُّها المَلِكُ الذي ما فِيُ الكِرامِ له نظيرُ

لو كان مثلُكَ آخَرَ ما كان في الدنيا فقيرُ

(اے وہ بادشاہ! جس کی سخی لوگوں میں کوئی مثال نہ ہو، اگر تیرا جیسا کوئی دوسرا ایک شخص ہوتا تو دنیا میں کوئی فقیر نہ رہتا۔)

معلومات کی جانچ

1- تشریع کسے کہتے ہیں؟

3.8 قلب

محسنات لفظیہ کی یہ چھٹی صورت ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا لفظ استعمال کیا جائے جسے سیدھا اور الٹا، دونوں طرح سے پڑھا جا سکتا

ہو؛ جیسے ''قلق''، ''درد'' اور جیسے ''شاباش شاباش''۔ اور جیسے قرآن پاک میں ہے: ﴿كُلٌّ فِي فَلَكٍ﴾ (الأنبياء:33)۔

معلومات کی جانچ

1- قلب کسے کہتے ہیں؟

3.9 التزام

محسنات لفظیہ کی یہ ساتویں صورت ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ کلام میں کسی چیز کو لازم کرلیا جائے۔ جیسے قرآن پاک میں ہے: ﴿فَأَمَّا اليتيمَ فَلا تَقْهر و أمَّا السَّائلَ فَلا تَنْهر﴾ (الضحیٰ: 9، 10)۔

معلومات کی جانچ

1- التزام کسے کہتے ہیں؟

3.10 عکس

محسنات لفظیہ کی یہ آٹھویں صورت ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ کلام کے جزو کو پلٹ کرلایا جائے: یعنی کسی جز کو دوسرے جز پر مقدم کیا جائے، اور پھر اسے پلٹ دیا جائے: جیسے قرآن پاک میں ہے: ﴿يُخرِجُ الحَيَّ مِنَ المَيِّتِ ويُخرِجُ المَيِّتَ مِنَ الحَيِّ﴾ (الروم: 19)۔

معلومات کی جانچ

1- عکس کسے کہتے ہیں؟

3.11 موار بہ

یہ محسنات لفظیہ کی نویں صورت ہے، موار بہ یہ ہے کہ متکلم اپنے کلام کو اس طرح استعمال کرے کہ مؤاخذہ سے بچنے کے لئے اگر اس کو بدلنے کی ضرورت پڑ جائے تو اس میں معمولی ردوبدل کردے جیسے ابونواس کا یہ شعر:

لَقَد ضاعَ شِعرِي على بابكم   كما ضاع دُرٌّ على خالصه

جب ہارون رشید نے اس پر نکیر کی تو ابونواس نے اس میں اس طرح ترمیم کرکے خود کو بادشاہ کے مؤاخذہ سے بچایا:

لَقَد ضاعَ شِعرِي على بابكم   كما ضاع دُرٌّ على خالصه

معلومات کی جانچ

1- موار بہ کسے کہتے ہیں؟

3.12 موازنہ ومماثلت

3.12 موازنہ

یہ محسنات لفظیہ کی دسویں صورت ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ دو فقروں؛ یا دو مصرعوں کے آخری الفاظ: یعنی فاصلے اور قافیے وزن میں متفق ہوں؛ مگر آخری حرف میں مختلف؛ جیسے: قرآن پاک میں ہے:﴿ونَمارِقُ مصفوفةٌ وزَرابِيُّ مبثوثةٌ﴾ (الغاشية:16)۔آیت کریمہ میں "مصفوفة"اور"مبثوثة" دونوں لفظ ہم وزن ہیں، مگر آخری حرف اصلی میں مختلف۔

3.12.1 مماثلت

یہ موازنہ ہی کی ایک قسم ہے، جس میں دونوں فقرے یا دونوں مصرعے کے تمام، یا اکثر الفاظ ہم وزن ہوتے ہیں؛ جیسے قرآن پاک میں ہے:﴿وآتيناهما الكتابَ المُستَبين، وهَدَيناهما الصراطَ المستقيم﴾ (الصافات:117، 118)۔دونوں آیت کریمہ کے اکثر الفاظ ہم وزن ہیں، مگر آخری لفظ: یعنی "مستبين"اور "مستقيم"کا آخری حرف یکساں نہیں۔

معلومات کی جانچ

1-موازنہ کسے کہتے ہیں؟

3.13 ایہام یا توریہ اور اس کی قسمیں

محسنات معنویہ: وہ طریقے جن سے معنوی خوبصورتی پیدا کی جائے محسنات معنویہ کہلاتے ہیں، یہ طریقے حسب ذیل ہیں:

3.13 ایہام یا توریہ

محسنات معنویہ کی یہ پہلی قسم ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ کلام میں ایسا لفظ استعمال کرنا جس کے دو معنی ہوں، ایک قریب: یعنی مشہور، اور دوسرا بعید: یعنی غیر مشہور؛ اور پھر اس لفظ سے قرینہ کی بنا پر بعید: یعنی غیر مشہور معنی مراد لینا۔ جیسے شاعر کا قول ہے:

يا سيداً حازَ لُطفاً   لَه البَرايا عَبِيدُ

أنتَ الحُسَينُ ولكن   جَفَاكَ فِينا يَزِيدُ

(اے وہ سردار! جنھوں نے ہر طرح کی توفیق الٰہی کو جمع کرلیا ہے اور ساری مخلوق اس کی غلام ہے۔آپ تو حسین ہیں، مگر آپ کا ظلم ہم پر بڑھتا جا رہا ہے۔)۔یہاں یزید کے لفظ سے فائدہ اٹھایا گیا۔

اسی کو علماء بلاغت اس طرح بیان کرتے ہیں:"التوريةُ أن يَذكرَ المتكلمُ لفظاً مفرداً له معنيان، قريبٌ ظاهرٌ غيرُ مرادٍ، و بعيدٌ خفيٌّ هو المرادُ"۔

اس کی دو قسمیں ہیں: (1) مجردہ (2) مرشحہ

3.13.1 مجردہ: وہ ایہام ہے جس میں معنی قریب کے مناسبات مذکور نہ ہوں جیسے قرآن میں ہے: ﴿وهو الذي يتوفَّاكم بالليل

ویعلمُ ما جَرَحتم بالنهار﴾ (الأنعام:60)۔آیت کریمہ میں "جرحتم" کے دو معنی ہیں، ایک قریب: یعنی ''زخم لگانا'' اور یہی معنی مشہور بھی ہے؛ اور دوسرا بعید: یعنی ''اعضاء جوارح سے کچھ کرنا'' اور یہاں یہی معنی مراد ہے؛ اور ظاہر ہے کہ معنی قریب کے مناسبات یہاں مذکور نہیں۔

3.13.2 مرشحہ: وہ ایہام ہے جس میں معنی قریب کے مناسبات مذکور ہوں جیسے قرآن پاک میں ہے: ﴿والسَّماءَ بَنَیْنَاها بأیدٍ﴾ (الذاریات:47)۔آیت کریمہ میں "أید" سے مراد، قدرت ہے، جو معنی بعید ہے؛ اور قریب معنی ہاتھ کے ہیں؛ اور یہاں اس قریب معنی کے مناسبات سے ''بنانے'' کا ذکر بہ طور ترشیح ہے۔

معلومات کی جانچ

1-توریہ کسے کہتے ہیں؟

3.14 طباق یا تضاد اور اس کی قسمیں

3.14.1 محسنات معنویہ کی دوسری قسم طباق یا تضاد ہے اس کی تعریف اس طرح کی گئی ہے: "الطِّباقُ الجمعُ بینَ الشئي وضِدِّه في الكلام، وهو نوعان:(1) طِبَاقُ الإيجاب، وهو مالم يختلف فيه الضدان إيجاباً وسلباً۔(2) طِبَاقُ السلب، وهو ما اختلف فيه الضدان إيجاباً وسلباً"۔

یعنی کلام میں دو ایسے الفاظ کا استعمال کرنا جن کے معنی میں تضاد ہو۔اس کی دو قسمیں ہیں: (1) ایجابی (2) سلبی

3.14.2 ایجابی: وہ طباق ہے جس میں حرف نفی استعمال نہ ہو۔جیسے قرآن پاک میں ہے: ﴿هو الأول والآخر والظاهر والباطن﴾ (الحدید:3)۔

3.14.3 سلبی: وہ طباق ہے جس میں حرف نفی مذکور ہو۔جیسے قرآن پاک میں ہے: ﴿یستخفون من الناس ولا یستخفون من الله﴾ (النساء:108)۔

3.14.4 مقابلہ

یہ بھی طباق ہی کی ایک قسم ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ کلام میں دو یا دو سے زائد ایسے الفاظ استعمال کرنا جن کے معنی میں تضاد نہ ہو؛ اور پھر ترتیب وار ان کے مقابل اور متضاد الفاظ ذکر کرنا۔جیسے قرآن پاک میں ہے: ﴿فأمَّا من أعطى واتقى وصدَّق بالحُسنى، فسنیسِّره للیُسریٰ، وأمَّا مَنْ بَخِل واستغنیٰ وکذَّبَ بالحُسنیٰ فسَنیسِّره للعُسریٰ﴾ (اللیل:10-5)۔ظاہر ہے کہ دوسری آیت کریمہ میں پہلی آیت کریمہ کے بالمقابل الفاظ ترتیب وار لائے گئے ہیں۔

3.14.5 تدبیج

اس کا مطلب یہ ہے کہ کلام میں متضاد رنگوں کے الفاظ مقابلۃً ذکر کرنا۔واضح رہے کہ ''تدبیج'' اور ''مقابلہ'' درحقیقت ''طباق'' ہی کی قسمیں ہیں، کیوں کہ یہاں بھی مستعمل الفاظ کے معنوں میں تضاد ہوتا ہے۔جیسے شاعر کا قول ہے:

تردَّى ثيابَ الموتِ حُمراً فما أتىَ　　　لها الليلُ إلاّ وهيَ مِنْ سُندُسٍ خُضرِ

(اس نے موت کے کپڑے پہن لئے، اس حال میں کہ وہ سرخ تھے، ان کپڑوں پر ایک رات بھی نہیں گذری کہ وہ سبز ریشم میں تبدیل ہو گئے۔)

معلومات کی جانچ

1- طباق کسے کہتے ہیں؟

2- تدبیج کی کیا تعریف ہے؟

3.15 تاکید مدح شبہ ہجو اور تاکید ہجو شبہ مدح

3.15.1 تاکید مدح شبہ ہجو

بہ طور تاکید کسی کی اس طرح تعریف کرنا کہ اس میں ہجو کا شبہ ہونے لگے۔

"تأكيدُ المَدْح بما يُشْبِهِ الذَّم ضربان: (1) أن يُستثنى من صفة ذمٍّ منفيةٍ صفةُ مدحٍ (2)أن يُثبَتَ لشئٍ صفةُ مدحٍ"۔

اس کی دو صورتیں ہیں:

3.15.2 اول: کسی چیز سے بری صفتوں کی نفی کر کے بہ صورت استثنا اس کے لئے کوئی اچھی صفت ثابت کرنا۔ جیسے شاعر کا قول ہے:

ولا عيبَ فيهم غيرَ أنَّ سيوفَهُم　　　بهنَّ فُلولٌ من قِراعِ الكَتائِبِ

(ان لوگوں میں کوئی عیب نہیں ہے، البتہ ان کی تلواریں ایسی ہیں جن میں دندانے پڑ گئے ہیں، لشکروں پر بکثرت تلوار کا وار کرتے رہنے کی وجہ سے)۔

3.15.3 دوم: کسی چیز کے لئے ایک اچھی صفت ثابت کرنا، اور پھر حرف استثنا لا کر اس کے لئے کوئی دوسری اچھی صفت ذکر کرنا۔ جیسے شاعر کا قول ہے:

فتىً كمُلتْ أوصافُه غيرَ أنه　　　جوادٌ فما يُبقي على المالِ باقيا

(وہ ایسا نوجوان ہے جس کے اوصاف کامل ہیں، سوائے اس کے کہ وہ ایسا سخی ہے کہ مال میں سے کچھ باقی نہیں رکھتا۔ یعنی سارا مال خرچ کر دیتا ہے۔)

3.15.4 تاکید ہجو شبہ مدح

بہ طور تاکید کسی کی اس طرح ہجو کرنا کہ اس میں مدح کا شبہ ہونے لگے۔

"تأكيدُ الذَّم بما يُشبه المدحَ ضربان: (1) أن يُستثنى من صفة مدحٍ منفيةٍ صفةُ ذمٍّ ـ(2) أن يُثبَتَ لشئي صفة ذمٍّ ، ثم يُؤتى بعدها بأداة استثناء تليها صفةُ ذمٍّ أخرى"۔

اس کی بھی دو صورتیں ہیں:

3.15.5 اول: کسی چیز سے اچھی صفتوں کی نفی کر کے بہ صورت استثنا اس کے لئے کوئی بری صفت ثابت کرنا؛ جیسے "اس میں کوئی

بھلائی نہیں، سوائے اس کے کہ کام نکالنے کے لئے جھوٹ بولتا ہے'' یا جیسے یہ جملہ: ''لا جمال في الخُطبةإلّا أنها طويلة في غير فائدة'' ۔

3.15.6 دوم: کسی چیز کے لئے ایک بری صفت ثابت کرنا اور پھر حرف استثنا لاکر اس کے لئے کوئی دوسری بری صفت ذکر کرنا، جیسے: ''وہ بڑا بے وفا ہے، مگر گناہوں کا وعدہ پورا کرتا ہے''۔ جیسے شاعر کا قول ہے:

هو الكلبُ إلّا أنّ فيه مَلالةً　　　وسُوءَ مُراعاةٍ، وماذاكَ في الكلبِ

(وہ شخص تو کتا ہے مگر اس میں بے قراری اور بے حفاظتی ہے، اور یہ دونوں باتیں کتے میں نہیں ہیں)۔

معلومات کی جانچ

1- تاکید مدح شبہ ہجو کی تعریف کریں۔

2- تاکید ہجو شبہ مدح کی تعریف کریں۔

3.16 تناسب یا مراعات نظیر اور ایہام تناسب

3.16.1 تناسب یا مراعات نظیر

کلام میں دو یا دو سے زائد چیزوں کو بغیر کسی تضاد کے معنوی مناسبت کی وجہ سے جمع کرنا۔ جیسے قرآن پاک میں ہے: ﴿وهو السميع البصير﴾ (الشوریٰ: 11)۔ ظاہر ہے کہ ''سمیع'' اور ''بصیر'' ایک دوسرے کے مناسب ہے، اور کوئی تضاد نہیں۔

3.16.2 ایہام تناسب

یہ تناسب ہی کی ایک صورت ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ کلام میں جن چیزوں کو جمع کیا جائے؛ ان میں بہ ظاہر کوئی مناسبت نہ ہو، مگر کسی دوسرے معنی کے اعتبار سے مناسبت کا وہم ہو۔ جیسے قرآن پاک میں ہے: ﴿الشمس والقمر بحسبان والنجم والشجر يسجدان﴾ (الرحمن: 6-5)۔ آیت کریمہ میں ''نجم'' سے مراد پودا ہے، اور ظاہر ہے کہ اس اعتبار سے یہ ''شمس وقمر'' کے مناسب نہیں؛ مگر یہ لفظ ستارہ کے معنی پر بھی دلالت کرتا ہے، لہٰذا اس اعتبار سے شمس وقمر کے مناسب ہے۔

معلومات کی جانچ

1- تناسب کی تعریف کریں۔

3.17 مشاکلہ

کسی چیز کو ایسے لفظ سے تعبیر کرنا جو اس کے لئے موضوع نہیں ہے؛ مگر دونوں ایک ساتھ ذکر کئے جاتے ہیں؛ جیسے قرآن پاک میں ہے: ﴿قالو إنا معكم إنما نحن مستهزؤن، الله يستهزء بهم﴾ (البقرة: 15-14)۔ آیت کریمہ میں اللہ کے لئے ''یستھزء'' کا استعمال ''مستهزؤن'' کی مناسبت سے بہ طور مشاکلہ ہوا ہے؛ ورنہ استہزاء کی نسبت اللہ پاک کی طرف صحیح نہیں۔

معلومات کی جانچ

1-مشاکلہ کی تعریف کریں۔

3.18 ارصاد

اثناء کلام میں ایسا لفظ لانا جس سے دوسرے مصرع کے قافیہ یا دوسرے جملہ کے آخری لفظ کا پتہ چل جائے؛ جیسے قرآن پاک میں ہے:
﴿وسَبِّح بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وقَبْلَ الغُرُوب﴾ (ق: 39)۔آیت کریمہ میں سامع جب "قبل طلوع الشمس" سنے گا تو اس سے جان لے گا کہ آگے "وقبل الغروب" آنے والا ہے۔

معلومات کی جانچ

1-ارصاد کی تعریف کریں۔

3.19 استخدام

کسی لفظ کو ذکر کر کے اس سے ایک معنی صراحتاً مراد لئے جائیں، اور دوسرے معنی اس کی طرف ضمیر لوٹا کر۔ یا ایک معنی ایک ضمیر لوٹا کر اور دوسرے معنی دوسری ضمیر لوٹا کر۔ جیسے قرآن پاک میں ہے: ﴿فمن شهد منكم الشهر فليصمه﴾ (البقرة: 185)۔آیت کریمہ میں پہلے لفظ "شهر" سے ہلال مراد لیا گیا ہے؛ اور پھر اس کی طرف "فليصمه" کی ضمیر مفعول بہ لوٹا کر ایام رمضان مراد لئے گئے۔

معلومات کی جانچ

1-استخدام کی تعریف کریں۔

2-

3-

3.20 لف ونشر اور اس کی قسمیں

لف ونشر یا "طي ونشر" یعنی چند چیزوں کو اجمالاً یا تفصیلاً ذکر کر کے پھر بلا تعیین ہر ایک کے مناسبات ذکر کئے جائیں، اس کی دو قسمیں ہیں: (1) مرتب (2) غیر مرتب۔

3.20.1 مرتب

جس ترتیب سے چند چیزوں کو ذکر کیا جائے اسی ترتیب سے ان میں سے ہر ایک کے مناسبات بھی ذکر کئے جائیں۔ جیسے قرآن میں ہے:
﴿ومن رحمته جعل لكم الليل والنهار لتسكنوا فيه ولتبتغوا من فضله﴾ (القصص:73)۔آیت کریمہ میں پہلے "لیل" اور "نهار" کو ذکر

کیا گیا ہے، اور پھر اسی ترتیب سے دونوں کے مناسبات ذکر کئے گئے ہیں؛ چناں چہ "لتسكنوا فيه" لیل سے متعلق ہے؛ اور "لتبتغوا من فضله" نھار سے متعلق ہے۔

اور جیسے شاعر کا قول ہے:

ثَلاثةٌ تُشرِقُ الدُّنيا بِبَهجَتِها　　　　شَمسُ الضُّحىٰ وأبواسحاقَ والقَمَرُ

(تین چیزیں ایسی ہیں جن کی رونق سے دنیا منور ہوگئی: سورج، ابواسحاق اور چاند)

3.20.2 غیر مرتب

جس ترتیب سے چند چیزیں ذکر کی جائیں اسی ترتیب سے ان کے مناسبات ذکر نہ کئے جائیں، بل کہ ترتیب بدل دی جائے۔ جیسے قرآن پاک میں ہے: ﴿فمحونا آية الليل وجعلنا آية النهار مبصرة لتبتغوا فضلاً من ربكم ولتعلموا عدد السنين والحساب﴾ (الإسراء: 12)۔ آیت کریمہ میں پہلے "لیل" اور پھر "نھار" کو ذکر کیا گیا ہے، اور بعد میں ترتیب الٹ کر "لتبتغوا فضلاً من ربكم" جو نھار سے متعلق ہے؛ اسے پہلے؛ اور "لتعلموا عدد السنين والحساب" جو لیل سے متعلق ہے؛ اسے بعد میں لایا گیا ہے۔

معلومات کی جانچ

1- لف ونشر کسے کہتے ہیں۔

3.21 جمع وتفریق اور تقسیم

3.21.1 جمع

دو یا دو سے زیادہ چیزوں کو ایک حکم میں جمع کر دینا جیسے قرآن پاک میں ہے: ﴿واعلموا أنما أموالكم وأولادكم فتنة﴾ (الأنفال: 28) یا جیسے شاعر کا قول ہے:

إن الشَّبابَ والفَراغَ والجِدَةَ　　　　مَفسَدَةٌ لِلمَرءِ أيُّ مَفسَدَةِ

(بلاشبہ جوانی، فراغت اور مالداری ایک انسان کو کلی طور پر خراب وتباہ کر دینے والی چیزیں ہیں۔)

3.21.2 تفریق

ایک نوعیت کی دو چیزوں کے درمیان فرق ظاہر کر دینا جیسے قرآن میں ہے: ﴿وما يستوي البحران هذا عذب فرات سائغ شرابه وهذا ملح أجاج﴾ (فاطر: 12)۔ آیت کریمہ میں دونوں دریاؤں کے درمیان فرق ظاہر کر دیا گیا کہ دونوں برابر نہیں، بل کہ ایک شیریں وخوش گوار؛ اور دوسرا کھارا اور تلخ ہے۔

3.21.3 تقسیم

چند چیزوں کو ذکر کر کے پھر علی التعیین ہر ایک کے مناسب احوال وصفات ذکر کرنا جیسے قرآن پاک میں ہے: ﴿كذبت ثمود وعاد بالقارعة، فأما ثمود فأهلكوا بالطاغية، وأما عاد فأهلكوا بريح صرصر عاتية﴾ (الحاقة: 6-4)

تقسیم کے مزید دو مفہوم اور بیان کئے جاتے ہیں: اول یہ کہ کسی شے کی تمام قسموں کا احاطہ کرلینا، جیسے قرآن پاک میں ہے: ﴿لـه مـا في السموات وما في الأرض وما بينهما وما تحت الثرىٰ﴾ (طه:6)۔ اور دوم یہ کہ پہلے ایک چیز ذکر کرکے اس کے مناسب حال ذکر کرنا اور پھر دوسری چیز ذکر کرکے اس کے مناسب حال ذکر کرنا جیسے قرآن پاک میں ہے: ﴿فسوف يأتي الله بقوم يحبهم ويحبونه أذلةٍ على المؤمنين أعزةٍ على الكافرين يجاهدون في سبيل الله ولا يخافون لومة لائم﴾ (المائدة:54)۔ آیت کریمہ میں "الله" کو ذکر کرکے اس کے مناسب حال "يحبهم" ذکر کیا گیا؛ اور "قوم" کو ذکر کرکے اس کے مناسب حال "يحبونه أذلة على المؤمنين" ذکر کیا گیا

معلومات کی جانچ

1- جمع وتفریق کی تعریف کریں۔

3.22 تجرید اور اس کی قسمیں

3.22.1 تجرید:

ایک شے جو کسی وصف کے ساتھ متصف ہے اس کے وصف میں مبالغہ کرنے کے لئے اس شے سے اسی وصف کے ساتھ متصف کسی دوسری شے کو نکالنا؛ تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ وہ پہلی شے اس صفت میں ایسی کامل ہے؛ کہ اس سے ایک اور شے اسی طرح نکل سکتی ہے، تجرید کی دو صورتیں یہاں ذکر کی جاتی ہیں:

3.22.2 اول: یہ کہ کسی حرف کے واسطہ سے تجرید ہو۔ جیسے قرآن پاک میں ہے: ﴿ولهم فيها دار الخلد﴾ (حم السجدة:28)۔ آیت کریمہ میں حرف "في" کے واسطہ سے تجرید ہے۔

3.22.3 دوم: یہ کہ بغیر کسی حرف کے واسطہ سے ہو۔ جیسے قرآن پاک میں ہے: ﴿وإن نكثوا أيمانهم من بعد عهدهم وطعنوا في دينكم فقاتلوا أئمة الكفر﴾ (التوبة:12)۔ آیت کریمہ میں مذکورہ اوصاف کے ساتھ متصف کافروں کو کفر کا سردار اور امام کہا گیا ہے کہ یہ لوگ ان اوصاف کی وجہ سے کفر میں اس حد کو پہنچ گئے ہیں کہ ان سے کفر کا سرغنہ تیار ہوتا ہے؛ جن کی امامت ان کے سر ہے اور ظاہر ہے کہ یہ تجرید کسی حرف کے واسطہ کے بغیر ہے۔

معلومات کی جانچ

1- تجرید کی تعریف بیان کریں۔

3.23 مبالغہ اور اس کی قسمیں

3.23.1 مبالغہ

کسی وصف خوبی یا خامی کے بارے میں یہ دعویٰ کرنا کہ وہ زیادتی یا کمی میں اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ جو محال یا بعید از عقل ہے، اس کی تین

قسمیں ہیں:(1)تبلیغ(2) اغراق (3)غلو۔

3.23.2 تبلیغ: وصف میں کمی یا زیادتی کا دعویٰ، اگر عقلاً وعادتاً ممکن ہے؛ تو اسے ''تبلیغ'' کہتے ہیں۔ جیسے قرآن پاک میں ہے:

﴿ظلمات بعضها فوق بعض إذا أخرج يده لم يكد يراها﴾(النور:40)۔

3.23.3 اغراق: دعویٰ اگر عقلاً ممکن مگر عادتاً محال ہے تو اسے ''اغراق'' کہتے ہیں۔ جیسے شاعر کا قول ہے:

ونُكْرِمُ جارَنا مادامَ فِينَا ونُتبِعُه الكرامةَ حيثُ مالاَ

(ہم اپنے پڑوسی پر احسان کرتے ہیں جب تک وہ ہمارے پاس رہے، اور ہم اس کے پیچھے احسان کو بھیجتے ہیں جہاں وہ جائے)۔

3.23.4 غلو: دعویٰ اگر عقلاً بھی محال ہو اور عادتاً بھی، تو اسے ''غلو'' کہتے ہیں، جیسے یہ شعر:

تكاد قسيّه من غير رام تُمكن في قلوبهم النبالاَ

(ان کی کمانیں بغیر تیر انداز کے ان کے دلوں میں تیر پیوست کر دیتی ہیں)۔

معلومات کی جانچ

1-مبالغہ کی تعریف کریں۔

3.24 توجیہ، تجاہل عارف اور قول بالموجب

3.24.1 توجیہ

اس طرح کلام کرنا جس سے دو مختلف معنوں کا احتمال نکلتا ہو، جیسے یک چشم (کانا) کو دعا دینا؛ کہ "سوى الله لك عينيك" اس کا ایک مطلب تو یہ ہوسکتا ہے کہ خراب آنکھ کو اچھی کردے؛ اس صورت میں یہ دعا ہے؛ اور دوسرا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ اچھی آنکھ کو بھی خراب کردے؛ اس صورت میں یہ بددعا ہے۔

3.24.2 تجاہل عارف

کسی نکتہ کے تحت اس طرح کلام کرنا جس سے معلوم شے سے عدم واقفیت ظاہر ہو؛ بہ الفاظ دیگر جان بوجھ کر انجان بننا ''تجاہل عارف'' کہلاتا ہے۔ جیسے قرآن پاک میں ہے:﴿أفسحر هذا أم أنتم لا تبصرون﴾(الطور:15)۔

3.24.3 قول بالموجب

متکلم اپنے کلام میں ایک صفت کو کسی شے کے لئے ثابت کرکے اس پر کوئی حکم مرتب کرے؛ مگر مخاطب اسی صفت کو کسی دوسری شے کے لئے ثابت کردے؛ البتہ اس حکم کے ثبوت یا عدم ثبوت سے کوئی بحث نہ کرے؛ جیسے کوئی ظالم خود کو حق دار سمجھ کر کسی کا حق مارنا چاہے اور رکہے: "سيأخذ المستحق حقه" مگر وہ حق اس کو نہ ملے، اور صحیح حق دار کو مل جائے؛ تو اس وقت مخاطب کہے: "لقد أخذ المستحق حقه" ۔ دیکھئے متکلم نے خود کو حق دار سمجھا، اور اپنے ہی لئے حق کے لینے کا حکم لگایا؛ مگر مخاطب نے اس حق دار کی صفت دوسرے صحیح حق دار کے لئے ثابت کردی؛ مگر متکلم کو حق ملا یا نہیں ملا؛ اس سے کوئی تعرض نہیں کیا۔ اور جیسے قرآن پاک میں ہے:﴿يقولون لئن رجعنا إلى المدينة ليخرجن الأعز منها الأذل ولله

العزة ولرسوله وللمؤمنين﴾ (المنافقون:8)۔منافقوں نے اپنے لئے عزت کی صفت اور مومنین کے لئے ذلت کی صفت ثابت کر کے اس پر مومنین کو مدینہ سے نکال دینے کا حکم مرتب کیا؛ تو اللہ پاک نے عزت کی صفت مومنین کے لئے اور ذلت کی صفت منافقین کے لئے ثابت فرمادی؛ اور راخراج مدینہ کے حکم کے ثبوت یا عدم ثبوت کا کوئی ذکر ہی نہیں کیا۔

معلومات کی جانچ

1-تجاہل عارف کا کیا مفہوم ہے؟

2-قول بالموجب کسے کہتے ہیں؟

3.25 اقتباس

یہاں سے ان اقسام کا ذکر ہے جن میں محسنات لفظیہ اور معنویہ دونوں کی خوبیاں ہوتی ہیں۔

اقتباس: نثر یا نظم میں قرآن یا حدیث کا کچھ حصہ اس طرح لانا کہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ قرآن یا حدیث کا ٹکڑا ہے؛ جیسے ''اگر تم مجھے داغ فراق ہی دینے پر آ گئے ہو تو صبر جمیل''۔ یہاں ''صبر جمیل'' قرآن پاک سے اقتباس ہے۔اور جیسے ''تم مجھے بار بار دھوکہ نہیں دے سکتے، کیوں کہ مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا'' یہاں ''مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا'' حدیث پاک سے اقتباس ہے،علماء بلاغت کہتے ہیں:"الاقتباس تضمين النثر أو الشعر شيئاً من القرآن الكريم أو الحديث الشريف من غير دلالة على أنه منهما، ويجوز أن يغير في الأثر المقتبس قليلاً"۔

اور جیسے شاعر کا قول ہے:

لا تَكُنْ ظالماً ولا تَرضَ بالظُّلمِ　　　وأنكِرْ بِكُلِّ ما يُستَطاعُ

يومَ يأتي الحِسابُ بالظَّلومِ　　　ما مِنْ حَمِيمٍ ولا شَفِيعٍ يُطاعُ

(تو خود ظالم نہ بن اور نہ ہی ظلم سے راضی ہو، اور ہر ممکن طریقہ سے لوگوں کو ظلم سے منع کر، جس دن کے روز حساب میں بڑے ظالم کی سزا آ پہنچے گی تو نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ سفارشی جس کی بات مانی جائے)

معلومات کی جانچ

1-اقتباس کی تعریف کریں۔

3.26 تضمین و تلمیح

3.26.1 تضمین

اپنی نظم میں دوسرے کسی شاعر کا کوئی شعر یا اپنے شعر میں دوسرے کا کوئی مصرع شامل کرنا۔جیسے شاعر کا قول ہے:

إذا ضَاقَ صَدْرِي وخِفتُ العِدَى　　　تَمَثَّلْتُ بيتاً بحالِيَ يَلِيقُ

فَبِاللّه أبلُغُ ما أرتَجِيَ　　　وبِاللّهِ أدْفَعُ ما لا أُطِيقُ

(جب میرا سینہ تنگ ہوتا ہے اور میں دشمنوں کا خوف محسوس کروں تو اپنے حال کی تمثیل بیان کرتا ہوں ایک ایسے شعر سے جو میرے لئے زیادہ مناسب ہے، بس میں اللہ ہی کی مدد و توفیق سے اپنی مراد کو پاتا ہوں اور اللہ ہی کی مدد و توفیق سے ایسے ضرر کو دور کرتا ہوں جس کے دفع کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔)۔"تَمَثَّلْتُ بيتا" کی تعبیر بتا رہی ہے کہ دوسرا شعر کسی اور کا ہے جس کو یہ یہ شاعر بطور مچال پیش کر رہا ہے۔

3.26.2 تلمیح

کلام میں کسی آیت یا حدیث، یا شعر یا قصہ، کہاوت کی طرف اشارہ کرنا۔ جیسے قرآن پاک میں ہے: ﴿هل آمنكم عليه إلا كما أمنتم على أخيه من قبل﴾ (یوسف: 64)۔ حضرت یعقوبؑ نے اس کلام میں اپنے بیٹوں کو ان کے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کے سلسلہ میں وعدہ خلافی کے واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا۔

معلومات کی جانچ

1- تضمین کسے کہتے ہیں؟

3.27 عقد و حل، تشبیب یا حسن ابتدا

3.27.1 عقد و حل:

نثر کو نظم میں، اور نظم کو نثر میں منتقل کرنا؛ جیسے متنبّی کا یہ شعر:

والظلم من شِيَمِ النفوسِ وان تجد　　　ذا عِفّمٍ، فلعلة لا يظلم

(اور ظلم کرنا انسانوں کی عادت ہے، سو اگر تو کوئی ایسا شخص دیکھے جو ظلم سے محفوظ ہے تو وہ کسی سبب کی وجہ سے ظلم نہیں کر رہا ہے)۔ شاعر نے اس شعر میں کسی شخص کا یہ قول منظوم کر دیا ہے:"الظلم من طباع النفس، وإنما يصدها عنه إحدى علتين: دينية، وهي خوف المعاد؛ ودنيوية، وهي خوف العقاب الدنيوي"۔

دوسرے یعنی نظم کو نثر میں منتقل کرنے کی مثال کسی حکیم کا یہ قول ہے:" العِيادَةُ سُنَّةٌ مأجورةٌ، ومَكْرُمَةٌ مأثُورةٌ، ومع هذا فنحن المَرْضىٰ ونحن العُوّاد، وكُلُّ وِدادٍ لا يَدُومُ فليس بِوِدادٍ"۔ اس مضمون میں شاعر کے اس شعر کو نثر میں بیان کر دیا گیا ہے:

إذا مَرِضنا أتَيناكم نَعُودُكُمْ　　　وتُذْنِبُونَ فَنأتِيكُمْ ونَعْتَذِرُ

(جب ہم بیمار ہوتے ہیں تو تمہارے پاس آ کر تمہاری عیادت کرتے ہیں، اور تم جرم کرتے ہو، مگر ہم تمہارے پاس آتے ہیں، اور عذر خواہی کرتے ہیں)۔

3.27.2 تشبیب یا حسن ابتدا:

آغاز کلام میں خوب صورت اور دل چسپ الفاظ، عمدہ اور مناسب ترکیبیں، صحیح اور لطیف معانی، اونچے اور بلند خیالات کا لانا؛ تاکہ مخاطب کو شروع ہی سے کلام کے سننے کی رغبت اور شوق ہوجائے۔ جیسے شاعر نے اپنے ممدوح کو بیماری سے شفایاب ہونے کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے یوں کہا ہے:

المَجدُ عُوفِيَ إذ عُوفيتَ والكَرَمُ   وزالَ عَنكَ إلى أعدائك السَّقَمُ

(آپ کے شفایاب ہونے سے بزرگی اور سخاوت نے شفا پائی، اور بیماری آپ سے رخصت ہوکر آپ کے دشمنوں کو پہنچ گئی)۔

معلومات کی جانچ

1- تشبیب یا حسن ابتدا کسے کہتے ہیں؟

3.28 براعت استہلال، براعت طلب

3.28.1 براعت استہلال

شروع کلام میں ایسے الفاظ لانا، جو مقصد کی طرف اشارہ کرتے ہوں۔ جیسے ایک شاعر نے محل کی تعمیر کی مبارک باد دیتے ہوئے یوں کہا ہے:

قصرٌ عليه تَحِيّةٌ وسلامٌ   خَلعَتُ عَلَيهِ جمالَهَا الأيّامُ

(یہ ایک ایسا محل ہے جس پر ہماری دعا و سلام پہنچے۔ اس کو زمانہ نے اپنا جمال عطا کیا)۔

3.28.2 براعت طلب

اپنی طلب کی صراحت کئے بغیر انوکھے انداز پر اپنی خواہش کی طرف اشارہ کرنا۔ جیسے قرآن پاک میں ہے: ﴿ونادى نوح ربه فقال ربي إن ابني من أهلي﴾ (ھود:45)۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے لئے اشارتاً نجات طلب کی، مگر اس طلب کی صراحت نہیں فرمائی۔

اور جیسے شاعر کا قول ہے:

وفي النَّفسِ حاجاتٌ وفِيكَ فَطانَةٌ   سُكُوتِيَ كَلامٌ عِندَها وَخِطابُ

(میرے دل میں چند مرادیں ہیں اور تجھ میں ایسی دانائی ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے میرا چپ رہنا کلام اور خطاب ہے)۔

معلومات کی جانچ

1- براعت استہلال کسے کہتے ہیں۔

3.29 گریز یا حسن تخلص، حسن انتہا یا حسن اختتام

3.29.1 گریز یا حسن تخلص

افتتاحی گفتگو سے گریز کرتے ہوئے مقصد کی طرف اس انداز سے منتقل ہونا کہ مقصد اور اس افتتاحی گفتگو کے درمیان مناسبت جھلکتی ہو۔ جیسے شاعر کا قول ہے:

دَعَتِ النَّوىَ بِفِراقِهِم فَتَشَتَّتُوا　　　وقَضَى الزَّمانُ بينهم فَتَبَدَّدُوا

وهُوَ ذَمِيُمُ الحالتَيَنِ فَما بِه　　　شَيُ ءٌ سِوىَ جُودِ بُنِ اَرُتَقَ يُحُمَدُ

(دوری نے ان کے حق میں فراق کو چاہا تو وہ منتشر ہوگئے اور زمانہ نے ان کے درمیان فیصلہ کر دیا تو وہ متفرق ہوگئے، زمانہ دو بری حالتوں والا ہے، سوا اس کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے جس کی تعریف کی جائے سوائے ابن ارتق کی سخاوت کے)۔

3.29.2 حسن انتہا یا حسن اختتام

آخر کلام میں الفاظ کی شیرینی، ترکیب وترتیب کی عمدگی، اور معنی کی صحت کا خیال رکھتے ہوئے دل میں اتر جانے والی بات پر گفتگو ختم کرنا۔ جیسے کسی شاعر کا قول ہے:

بَقِيُتَ بَقاءَ الدَّهُرِ يا كَهُفَ أهُلِه　　　وهذا دُعاءٌ لِلُبَرِيَّةِ شامِلُ

(آپ زمانہ کے باقی رہنے تک زندہ رہیں اے زمانہ والوں کی جائے پناہ! اور یہ دعا سب مخلوق کو شامل ہو۔)

معلومات کی جانچ

1-حسن تخلص کسے کہتے ہیں؟

3.30 خلاصہ

بدیع کی دو قسمیں ہیں: محسنات لفظیہ اور محسنات معنویہ، محسنات لفظیہ کی مشہور قسمیں یہ ہیں: جناس، تشابہ اطراف، تصدیر، سجع، تشریع، قلب، التزام، عکس، موازنہ اور موازنہ۔ اسی طرح محسنات معنویہ کی مشہور قسمیں یہ ہیں: توریہ، طباق، تاکید مدح شبہ ہجو، تاکید ہجو شبہ مدح، تناسب یا مراعات نظیر، ایہام تناسب، مشاکلہ، ارصاد، استخدام، لف ونشر، جمع، تفریق، تقسیم، تجرید، مبالغہ، توجیہ، تجاہل عارف اور قول بالموجب، اور ایک تیسری قسم بھی کی جاتی ہے ایسے جملوں کے لئے جن میں محسنات لفظیہ اور معنویہ دونوں کی خصوصیات پائی جاتی ہیں، ان کی مشہور قسمیں یہ ہیں: اقتباس، تضمین، تلمیح، عقد وحل، تشبیب یا حسن ابتدا، براعت استہلال، براعت طلب، گریز یا حسن تخلص، حسن انتہا یا حسن اختتام۔

3.31 نمونہ کے امتحانی سوالات

درج ذیل سوالات کے جواب تیس تیس سطروں میں لکھئے:

1- جناس کی تعریف اور اس کی اقسام لکھیے۔

2- طباق یا تضاد اور اس کی اقسام پر مفصل لکھیے۔

3- لف ونشر، تاکید مدح شبہ ہجو اور تاکید ہجو شبہ مدح پر ایک نوٹ لکھیے۔

درج ذیل سوالات کے جواب پندرہ پندرہ سطروں میں لکھیے:

1- سجع اور اس کی اقسام پر روشنی ڈالیے۔

2- مبالغہ اور اس کی اقسام لکھیے۔

3- قول بالموجب کی وضاحت کیجیے۔

4- اقتباس، تضمین اور تلمیح پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔

3.32 سفارش کردہ کتابیں

1-	مختصر المعاني		سعد الدین تفتازانی
2-	البلاغة الواضحة		مشترکہ تصنیف: علی الجارم و مصطفیٰ امین
3-	دروس البلاغة		مشترکہ تصنیف: حفنی ناصف، محمد دیاب، سلطان محمد، مصطفیٰ طموم